ہوتا ہے کہ موصوف صرف چار یارؓ کو ہی صحابہ سمجھتے ہیں اور حق بھی "چار یار" تک محدود کر دیا ہے۔ ان کے افکار کا ترجمان ماہنامہ "حق چار یار" راقم کے زیرِ مطالعہ رہتا ہے۔ اس میں صرف "حق چار یار" کا تکرار ہوتا ہے۔ [1] راقم نے "حق چار یار" کے مُدیر کو مشورتاً لکھا کہ اپنے رسالہ کے سرورق پر۔ "اَلصَّحَابَۃُ کُلُّھُمْ عُدُوْلٌ۔" (تمام صحابۂ کرام عادل ہیں) تحریر کریں، تو مُدیرِ رسالہ نے جواب میں ایک دل آزار خط لکھ ڈالا۔ [2]

حضرت مولانا قاضی محمد شمس الدین صاحب کا مقالہ ناقدینِ صحابۂ کرامؓ کا مُدلّل و مسکت جواب ہے، انہوں نے ٹھوس علمی و تحقیقی دلائل سے جھوٹ کی نیّا ڈبو دی ہے۔ اللہ جلّ شانہٗ اسے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ خصوصاً ناقدینِ صحابۂ کرامؓ اس مقالہ کے مُطالعہ سے ہدایت پا جائیں۔

ع ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

والسلام ——— حافظ ارشاد احمد (دیوبندی) افضل حق لائبریری ——— خانپور

---

[1] یا صحابہ کرام کی خطا شماری کے سبائی فلسفے کے زیرِ اثر عجم کی وضعی اصطلاح "صُورتاً" یا "حقیقتاً" کا استعمال بھی کثرت سے ہوتا ہے۔ حالانکہ اگر "صُورتاً" یا "حقیقتاً" کا فلسفہ خود قاضی مظہر صاحب کی ذاتِ شریفہ پر استعمال کیا جائے تو انہیں صحابۂ کرام کی خطا شماری کے مرض سے مکمل شفاء نصیب ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ ——— (ادارہ)

[2] آپ اگر اس پر گرفت بھی کرتے تو مُدیرِ موصوف اپنے پیر قاضی مظہر حسین کی "صُورتاً" یا "حقیقتاً" والی تاویل کرتے کہ یہ "صُورتاً" دل آزار ہے مگر "حقیقتاً" دل بہار (ادارہ)

مکرم و محترم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مزاجِ گرامی بخیر باد۔

الحمدللہ کہ "نقیب" باقاعدہ اپنی پوری شان و آن کے ساتھ حُسنِ ظاہری و معنوی کو جلو میں لئے ہوئے شائع ہو رہا ہے میں اسکو متواتر پڑھتا ہوں اور اس کے مضامینِ عالیہ سے مستفید ہوتا ہوں۔ جُون کے پرچے میں قاضی مظہر حسین کی ہفوات کے جواب میں ایک دوسرے قاضی شمس الدین صاحب نے جو فاضلانہ و محققانہ مضمون رقم فرمایا تھا اس کی جتنی تحسین کی جائے اور جتنی داد دی جائے، کم ہے۔ ضرورت ہے کہ اس مضمون پر نظرِ ثانی کرکے کچھ حک و اضافہ کے بعد علیحدہ کتابی شکل میں شائع کیا جائے اس کثرت اور وسیع پیمانے سے کہ ہر پاکستانی کے گھر پہنچ جائے۔ تاکہ لوگ پڑھیں، غور و فکر کریں اور حقیقتِ حال سے آگاہ ہوں۔